فیضانِ مَدَنی مُذاکرہ (قسط: 43)

تنگ وقت میں نماز کا طریقہ

پیشکش:
مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

یہ رسالہ شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے مَدَنی مذاکرہ نمبر 35 کے مَواد سمیت المدینۃ العلمیہ کے شعبے "فیضانِ مَدَنی مذاکرہ" نے نئی ترتیب اور کثیر نئے مَواد کے ساتھ تیار کیا ہے۔

پہلے اِسے پڑھ لیجیے!

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے بانی، شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّاؔر قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اپنے مخصوص انداز میں سُنّتوں بھرے بیانات، عِلْم و حِکْمت سے معمور مَدَنی مذاکرات اور اپنے تربیت یافتہ مبلغین کے ذَرِیعے تھوڑے ہی عرصے میں لاکھوں مسلمانوں کے دِلوں میں مَدَنی اِنقلاب برپا کر دیا ہے، آپ دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی صحبت سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے کثیر اسلامی بھائی وقتاً فوقتاً مختلف مقامات پر ہونے والے مَدَنی مذاکرات میں مختلف قِسم کے موضوعات مثلاً عقائد و اَعمال، فَضائل و مَناقِب، شَرِیعت و طریقت، تاریخ و سیرت، سائنس و طِبّ، اَخلاقیات و اِسلامی معلومات، روزمرہ مُعاملات اور دِیگر بہت سے موضوعات سے متعلق سُوالات کرتے ہیں اور شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ انہیں حِکْمت آموز اور عشقِ رسول میں ڈُوبے ہوئے جوابات سے نوازتے ہیں۔

اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ان عطا کردہ دِلچسپ اور عِلْم و حِکْمت سے لبریز مَدَنی پھولوں کی خوشبوؤں سے دُنیا بھر کے مسلمانوں کو مہکانے کے مُقدّس جذبے کے تحت المدینۃ العلمیۃ کا شعبہ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** ان مَدَنی مذاکرات کو کافی ترامیم و اِضافوں کے ساتھ **"فیضانِ مَدَنی مذاکرہ"** کے نام سے پیش کرنے کی سعادت حاصِل کر رہا ہے۔ ان تحریری گلدستوں کا مُطالعہ کرنے سے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عقائد و اَعمال اور ظاہر و باطن کی اِصلاح، محبتِ الٰہی و عشقِ رسول کی لازوال دولت کے ساتھ ساتھ مزید حُصُولِ عِلْمِ دِین کا جذبہ بھی بیدار ہو گا۔

اِس رسالے میں جو بھی خوبیاں ہیں یقیناً ربِّ رحیم عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوبِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اَولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی عنایتوں اور اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی شفقتوں اور پُرخُلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہیں اور خامیاں ہوں تو اس میں ہماری غیر اِرادی کوتاہی کا دَخل ہے۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ

(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

۶ محرم الحرام ۱۴۴۰ھ / 17 ستمبر 2018ء

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تنگ وقت میں نماز کا طریقہ

(مَع دِیگر دِلچسپ سُوال جواب)

شیطان لاکھ سُستی دِلائے یہ رسالہ (۳۸ صفحات) مکمل پڑھ لیجیے
اِنْ شَآءَ اللّٰه عَزَّوَجَلَّ معلومات کا اَنمول خزانہ ہاتھ آئے گا۔

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ سے رِوایت ہے کہ رسولِ اکرم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللّٰه پاک اس کے لیے دَس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دَس گناہ مُعاف فرما دیتا ہے اور اس کے دَس دَرجات بلند فرما دیتا ہے اور یہ دَس غُلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

وقت تنگ ہو تو نماز کیسے ادا کی جائے؟

سُوال: نماز کا وقت تنگ ہو جائے تو ایسی صورت میں نماز کیسے ادا کی جائے؟

جواب: تنگ وقت میں نماز ادا کرنے کے لیے چند چیزوں کو پیشِ نظر رکھنا ضروری

مـــــدینہ

1 ...... الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، الترغیب فی اکثار الصلاة...الخ، ۲/۳۲۴، حدیث:۶ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

ہے:(1) وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ وضو اور اگر غُسل کرنا لازم ہو تو غُسل کر کے کپڑے بدل کر یا وہی کپڑے پاک کر کے یا پاک چادر اوڑھ کر نماز ادا کر سکے تو اسی طرح کرنا ہو گا۔

(2) وقت میں اتنی گنجائش ہے کہ وُضو اور اگر غُسل کرنا لازِم ہو تو غُسل کر کے نمازِ فجر کی دو رَکعت فرض صِرف فَرائِض و واجبات کے ساتھ پڑھ سکے یا ظہر و عصر و مغرب و عشا کی نمازوں میں وقت کے اندر صِرف نیَّت باندھ سکے تو اسی طرح کرنا ہو گا۔ یعنی اس صورت میں فجر کی فرض نماز کے سُنَن و مُسْتَحَبات مثلاً ثنا، تَعَوُّذ، تَسْمِیہ، دُرُودِ ابراہیمی اور دُعائے ماثورہ وغیرہ چھوڑ کر صِرف فَرائِض و واجبات ادا کر کے نماز مکمل کی جائے گی۔

(3) اگر وقت میں اتنی گنجائش تو نہیں کہ وُضو اور غُسل لازِم ہو تو کر کے نمازِ فجر صِرف فَرائِض و واجبات کے ساتھ مکمل کر سکے لیکن اتنی گنجائش ہے کہ طہارت وغیرہ کے ساتھ صِرف فَرائِض پورے کر سکتا ہے تو نماز اِسی طرح ادا کرے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت، مُجَدِّدِ دِین و مِلَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اگر وقت اس قدر تنگ ہے کہ صِرف فَرائِض ادا کر سکتا ہے واجبات کی گنجائش نہیں تو واجبات کو ساقِط کر دینا اور فرض پر اِکْتِفا کرنا لازِم ہے تا کہ اَدائیگی وقت کے اندر ہو جائے۔(1)

مدینہ

(1) فتاویٰ رضویہ، ۳/ ۵۹ ۴ رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

(4) فجر کے لیے اتنا وقت نہیں کہ وضو اور اگر غُسل کرنا ضروری ہو تو غُسل کر کے پوری نماز پڑھ سکے یا ظہر و عصر و مغرب و عشا کی نمازوں میں وقت کے اندر صِرف نیَّت بھی نہ باندھ سکے تو تیمم کر کے پاک کپڑوں میں یہ نمازیں پڑھ لے مگر بعد میں وُضو یا غُسل کر کے یہ نمازیں دوبارہ پڑھنی ہوں گی۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: صبح اتنے تنگ وقت اُٹھا کہ وُضو کرے یا نہانے کی حاجت ہے اور غُسل کرے تو سلامِ نماز سے پہلے سورج چمک آئے یا امامِ جُمعہ پانی سے طہارت کرے تو سلامِ جُمعہ سے پہلے وقتِ عصر آ جائے یا مُقتَدِی جماعتِ جُمعہ میں قبلِ سلام شریک نہ ہو پائے اور دوسری جگہ بھی امام مُقَرَّرِ جُمعہ کے پیچھے نماز نہ مل سکے یا مُحْدِث وضو خواہ جُنُب غُسل کرے تو ظہر یا عصر یا مغرب یا عشا کا اتنا وقت نہ پائے کہ نیت باندھ لے یا فرض عشا پڑھ کر سویا اُٹھا تو نہانے کی حاجت ہے یا وُضو ہی کرنا ہے اور صبح میں اتنی مُہلت نہیں کہ پانی سے طہارت کے بعد وتر کی نیت باندھ لے تو ان سب صورتوں میں یہ نمازیں تیمم سے پڑھ لے پھر غُسل یا وُضو کر کے دوبارہ بعدِ وقت پڑھے۔ بِالْجُملہ فجر و جمعہ میں سلام سے پہلے وقت نکل جانا یا مقتدی کا امام مُقَرَّر لِلْجُمعہ کے پیچھے جماعت نہ پانا مُعتَبَر ہونا چاہئے باقی نمازوں میں تکبیرِ تَحْرِیمہ وقت کے اندر نہ ملنے کا اِعتبار چاہئے کہ فجر و جمعہ و عِیْدَین سلام سے پہلے خُرُوجِ وقت سے باطِل ہو جاتی ہیں بخلاف باقی صَلوات کہ ان میں

www.dawateislami.net

وقت کے اندر تحرِیمہ بندھ جانا کافی ہے۔[1]

میں پانچوں نمازیں پڑھوں باجماعت
ہو توفیق ایسی عطا یاالٰہی
میں پڑھتا رہوں سنتیں، وقت ہی پر
ہوں سارے نوافل ادا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

مختصر نماز ادا کرنے کا طریقہ

سُوال: تنگ وقت میں اِخْتِصار کے ساتھ نماز ادا کرنے کا طریقہ بیان فرما دیجیے۔

جواب: اگر سُنَن، مُسْتَحَبات اور واجِبات کے ساتھ نماز ادا کرنے کا وقت نہ ہو تو فجر، جُمُعہ اور عِیْدَین میں صِرف فَرائِض کے ساتھ نماز ادا کی جائے کیونکہ ان نمازوں میں وقت کے اَندر سلام پھیرنا ضَروری ہے بخلاف ظہر، عصر، مغرب اور عشا کی نمازوں کے کہ ان میں اگر وقت میں تکبیرِ تحرِیمہ باندھ لی تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔ چنانچہ صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: (ظہر، عصر، مغرب اور عشا میں سے کسی نماز میں) وقت میں اگر تحرِیمہ باندھ لیا تو نماز قضا نہ ہوئی بلکہ ادا ہے۔ مگر نمازِ فجر و جُمُعہ و عِیْدَین کہ ان میں سلام سے پہلے بھی اگر وقت نکل گیا نماز جاتی رہی۔[2]

مدینہ

1 ..... فتاویٰ رضویہ، ۳/ ۴۳۹

2 ..... بہارِ شریعت، ۱/ ۷۰۱، حِصّہ: ۴ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

فجر میں کسی کی آنکھ دیر سے کھلی وقت ختم ہونے والا ہے تو اس کی بعض صورتیں یہ ہیں: (۱) وُضو اور اگر غُسل کی حاجت ہو تو غُسل کر کے، پاک کپڑوں میں فَرائض وواجبات کے ساتھ فجر کی سُنَّتیں اور فَرائض پڑھ سکتا ہے تو پڑھے۔ (۲) وضو اور اگر غُسل کی حاجت ہو تو غُسل کرنے کے بعد، پاک کپڑوں میں فَرائض و واجبات کے ساتھ صِرف فجر کے فَرض پڑھ سکتا ہے تو پڑھے۔ ان دونوں صورتوں میں مختصر نماز پڑھنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے:

نیت کر کے اَللّٰہُ اَکْبَر کہے پھر قیام میں سورۃُ الفاتحہ اور ایک چھوٹی سورت جو یاد ہو مثلاً سورۃُ الکوثر پڑھ لے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع کرے اور رُکوع میں مکمل پہنچ کر ایک مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے کھڑا ہو پھر کھڑے ہو کر رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سجدہ کرے اور سجدے میں مکمل پہنچ کر ایک مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے جلسے میں بیٹھے اور مکمل بیٹھ کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے اور سجدے میں مکمل پہنچ کر ایک مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو پھر قیام میں سورۃُ الفاتحہ اور ایک چھوٹی سورت جو یاد ہو مثلاً سورۃُ الاِخْلاص پڑھے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع کرے اور رُکوع میں مکمل پہنچ کر ایک مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْعَظِیْم کہے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے کھڑا ہو پھر

www.dawateislami.net

کھڑے ہو کر رَبَّنَا لَكَ الْحَمْد کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے سجدے میں جائے اور سجدے میں مکمل پہنچ کر ایک مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے جَلْسے میں بیٹھے اور مکمل بیٹھ کر اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے اور سجدے میں مکمل پہنچ کر ایک مرتبہ سُبْحٰنَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہے پھر اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے ہوئے بیٹھ کر اَلتَّحِيَّات پڑھے: اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه پھر سیدھی طرف گردن پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه پھر اُلٹی طرف گردن پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰه کہے۔ اِس طریقے میں اگرچہ ہر چیز واجب نہیں ہے مگر بہت سی باتیں واجِب کے لیے مدد گار اور نمازی کے لیے آسان ہیں۔

(3) وُضو اور اگر غُسل کی حاجت ہو تو غُسل کر کے فجر کی صِرف دو فرض رکعتیں فَرائِض کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کر سکتا ہے تو ادا کرے اور بعد میں اس نماز کا اِعادہ کرنا پڑے گا۔ (۴) وقت اتنا تنگ ہے کہ تیمم کے ساتھ صِرف فرض کی دو رکعت فَرائِض کا لحاظ رکھتے ہوئے ادا کر سکتا ہے تو ادا کرے مگر بعد میں وُضو یا غُسل لازِم ہونے کی صورت میں غُسل کر کے یہ نماز دُہرانی ہو گی۔ ان دونوں صورتوں میں بھی مختصر نماز پڑھنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ ہے:

نیت کر کے اَللّٰہُ اَکْبَر کہے پھر قیام میں ایک آیت پڑھے مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع کرے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے رُکوع سے کھڑا ہو پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سجدے میں جائے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے جَلْسے میں بیٹھے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو پھر قیام میں ایک آیت پڑھے مثلاً قُلْ ھُوَاللّٰہُ اَحَدٌ پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے رُکوع کرے پھر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہ کہتے ہوئے کھڑا ہو پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے سجدہ کرے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے جَلْسے میں بیٹھے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے دوسرے سجدے میں جائے پھر اَللّٰہُ اَکْبَر کہتے ہوئے بیٹھ کر اَلتَّحِیَّات پڑھے:اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَكَاتُه اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه پھر پہلے سیدھی طرف گردن پھیر کر اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہ کہہ کر سلام پھیرے پھر اُلٹی طرف۔اِس طریقے میں ہر چیز فرض نہیں ہے مگر بہت سی باتیں فرض کے لیے مددگار اور نمازی کے لیے آسان ہیں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! تنگ وقت میں مختصر نماز پڑھنے کے لیے عِلْم ہونا اور بَروقت صحیح فیصلہ کرنا ضروری ہے۔ تنگ وقت میں اِخْتِصار کے ساتھ دُرُست نماز وہی ادا کر سکتا ہے جسے نماز کے فرائض، واجبات، سُنَن اور مُستَحبات کا عِلْم ہو،

www.dawateislami.net

اگر عِلم نہیں ہو گا تو ممکن ہے کہ سُنَن و مُسْتَحَبات کے بجائے فرائض و واجبات چھوڑ دے اور یوں اپنی نماز ضائع کر دے۔ بعض نمازی ثنا، دُرُودِ ابراہیمی اور دُعائے ماثورہ وغیرہ مکمل پڑھتے ہیں مگر جلدی میں تَعْدِیلِ اَرْکان[1] اور اَلتَّحِیَّات کے اَلفاظ چھوڑ دیتے ہیں جس کی وجہ سے ان کی نماز مکروہ اور واجب الاعادہ ہوتی ہے۔ بہر حال وقت میں تنگی ہو تو بھی کئی باتوں کا لحاظ ضَروری ہوتا ہے۔[2]

نماز قضا ہونے کا اَندیشہ ہو تو رات دیر سے سونا کیسا؟

سُوال: رات دیر تک جاگنے کے بعد ظَنِّ غالِب ہو کہ اب اگر سو گیا تو فجر میں آنکھ نہیں کھلے گی تو ایسے وقت میں سونا کیسا ہے؟

جواب: رات تاخیر سے سونے کے سبب اگر نمازِ فجر قَضا ہونے کا اندیشہ ہو تو شرعاً سونے کی اِجازت نہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ 1250 صَفحات پر مُشْتَمِل کتاب ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 701 پر ہے: نماز کا وَقت داخِل ہو جانے کے بعد سو گیا پھر وقت نکل گیا اور نماز قَضا ہو

---

1 تعدیلِ اَرکان یعنی رُکوع و سجود و قومہ (رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے) اور جلسہ (دو سجدوں کے درمیان بیٹھنے) میں کم از کم ایک بار سُبْحٰنَ اللہ کہنے کی مِقدار ٹھہرنا ضروری ہے۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

2 نماز کے فرائض و واجبات، سُنَن و مُستَحَبات اور دِیگر مَسائل جاننے کے لیے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی کتاب ''نماز کے اَحکام'' کا مُطالعہ کیجیے اور ساتھ ہی ساتھ عاشقانِ رسول کے ہمراہ سنّتوں کی تربیت کے مَدنی قافلوں میں سفر کیجیے اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عاشقانِ رسول کی صحبت اور مَدنی قافلوں کی بَرَکت سے نماز وغیرہ کے ضَروری مَسائل سیکھنے کا موقع ملے گا۔ (شعبہ فیضانِ مَدنی مذاکرہ)

گئی تو قطعاً گنہگار ہوا جبکہ جاگنے پر صحیح اِعْتماد یا جگانے والا موجود نہ ہو بلکہ فجر میں دُخولِ وَقت سے پہلے بھی سونے کی اِجازت نہیں ہو سکتی جبکہ اکثر حصّہ رات کا جاگنے میں گزرا اور ظَنِّ غالب ہے کہ اب سو گیا تو وَقت میں آنکھ نہ کھلے گی۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! نعت خوانیوں، ذِکر و فکر کی محفلوں نیز سنّتوں بھرے اِجتماعات وغیرہ میں رات دیر تک جاگنے کے بعد سونے کے سبب اگر نمازِ فجر قضا ہونے کا اَندیشہ ہو تو بہ نیّتِ اِعتکاف مسجِد میں قِیام کریں یا وہاں سوئیں جہاں کوئی قابلِ اِعْتماد اسلامی بھائی جگانے والا موجود ہو۔ یا اَلارم والی گھڑی ہو جس سے آنکھ کُھل جاتی ہو مگر ایک عدد گھڑی پر بھروسا نہ کیا جائے کہ نیند میں ہاتھ لگ جانے سے یا یوں ہی خراب ہو کر بند ہو جانے کا اِمکان رہتا ہے، دو یا حسبِ ضَرورت زائد گھڑیاں ہوں تو بہتر ہے۔ فُقہائے کِرام رَحِمَهُمُ اللّٰهُ السَّلَام فرماتے ہیں: ”جب یہ اَندیشہ ہو کہ صبح کی نَماز جاتی رہے گی تو بِلا ضَرورتِ شَرعِیَّہ اُسے رات دیر تک جاگنا ممنوع ہے۔“(1)

نمازِ باجماعت پانے کی چند تدابیر

سُوال: سونے کی وجہ سے نمازِ باجماعت فوت نہ ہو اس کے لیے کیا تدابیر اِختیار کرنی چاہئیں؟

جواب: سونے کی وجہ سے نمازِ باجماعت فوت نہ ہو اس کے لیے اعلیٰ حضرت، امامِ

مدینہ

1 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، مطلب فی طلوع الشمس من مغربھا، ۲/ ۳۳ دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

اہلسنَّت، مُجَدِّدِ دِین وملَّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے سات مَدَنی پھول[1] بیان فرمائے ہیں:(1)اگر طُولِ خواب (یعنی لمبی نیند) سے خوف کرتا ہے تکیہ نہ رکھ بچھونا نہ بچھا کہ بے تکیہ و بے بستر سونا بھی مَسْنُون (یعنی سُنَّت) ہے۔(2) سوتے وقت دِل کو خیالِ جماعت سے خوب مُتعلق رکھ کہ فِکر کی نیند غافِل نہیں ہوتی۔(3) کھانا حَتَّی الْاِمْکان عَلَی الصَّباح (یعنی بہت سویرے) کھا کہ وقتِ نَوم (یعنی سونے کے وقت) تک بخاراتِ طعام فَرو ہو لیں (یعنی کھانے کے سبب پیدا ہونے والے بوجھل اثرات ختم ہو جائیں)اور طُولِ مَنام (یعنی لمبی نیند) کے باعث نہ ہوں۔(4) سب سے بہتر عِلاج تَقْلِیْلِ غِذا (یعنی کم کھانا) ہے۔ پیٹ بھر کر قِیامِ لَیْل (یعنی رات کی عبادت) کا شوق رکھنا بانجھ (یعنی ایسی عورت کہ جس سے بچہ پیدا نہ ہو اُس) سے بچہ مانگنا ہے، جو بہت کھائے گا بہت پئے گا، جو بہت پئے گا بہت سوئے گا، جو بہت سوئے گا آپ ہی یہ خیرات و بَرکات کھوئے گا۔(5)یوں بھی نہ گزرے تو قِیامِ لَیْل (یعنی رات کی عبادت) میں تَخْفِیف (کمی) کر۔ دو رَکعتیں خَفِیْف و تام بعد نمازِ عشا ذرا سونے کے بعد شَب میں کسی وقت پڑھنی اگرچہ آدھی رات سے پہلے اَدائے تہجد کو بس (یعنی کافی) ہیں (یعنی

مدینہ

[1] ...... اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت نے یہ سات مَدَنی پھول ایسے شخص کے لیے بیان فرمائے ہیں جو تہجد کی نماز حاصِل کرنے کے لیے، دِن میں ظہر سے پہلے سو جاتا ہے تاکہ رات کے قیام پر قوت حاصِل ہو اور وہ تہجد ادا کر سکے مگر اس دن کے سونے کی وجہ سے اس کی ظہر کی جماعت نکل جاتی ہے۔
(شعبہ فیضانِ مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

اِس طرح بھی تہجد ہو جائے گی)۔ مثلاً نو بجے عشا پڑھ کر سو رہا دس بجے اُٹھ کر دو رَکعتیں پڑھ لیں تہجد ہو گئی۔ (6) سوتے وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ سے توفیقِ جماعت کی دُعا اور اس پر سچا تَوَکُّل (یعنی بھروسا رکھے کہ) مولیٰ تبارک وتعالیٰ جب تیرا حُسنِ نیت و صِدْقِ عَزِیْمَت (یعنی تیری جماعت پانے کی سچی نیت اور سچا اِرادہ) دیکھے گا ضرور تیری مدد فرمائے گا۔ ﴿وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ﴾ (پ۲۸، الطلاق: ۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اللہ پر بھروسہ کرے تو وہ اسے کافی ہے۔(7) اپنے اہلِ خانہ وغیرہم سے کسی مُعْتَمَد (یعنی قابلِ اِعتماد) کو مُتَعَیَّن کر کہ وقتِ جماعت سے پہلے جگادے۔ اِن ساتوں تدبیروں کے بعد کسی وقت سوئے اِنْ شَآءَ اللہ تَعَالٰی فوتِ جماعت سے محفوظ ہو گا اور اگر شاید اِتفاق سے کسی دن آنکھ نہ بھی کھلی اور جگانے والا بھی بھول گیا یا سو رہا (جیسا کہ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ واقع ہوا) تو یہ اِتفاقی عُذر مَسْمُوْع ہو گا (یعنی اِن اِحتیاطوں کے بعد کبھی اِتفاقی طور پر آنکھ نہ کھلی اور نماز قضا ہو گئی تو اب گناہ گار نہیں ہو گا) اور اُمّید ہے کہ صِدْقِ نیت و حُسنِ تدبیر (یعنی سچی نیت اور اچھی کوشش) پر ثوابِ جماعت پائے گا۔[1] یہ سات مَدَنی پھول تو نفل (یعنی نمازِ تہجد) ادا کرنے کے لیے جماعت چھوڑنے والوں کے لیے ہیں تو اس سے ان لوگوں کو دَرس حاصِل کرنا چاہیے جو دِیگر کاموں کی وجہ سے مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نماز ہی قضا کر دیتے ہیں۔

مدینہ

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۷/ ۸۸ تا ۹۱ ملتقطاً

www.dawateislami.net

نِشَستیں خالی کروانا

سُوال: اِجتماع کے لیے بُک کروائی گئی ریل گاڑی کی نِشَستوں پر عام مُسافروں کے بیٹھ جانے کی صورت میں اپنی نِشَستیں کیسے خالی کروائی جائیں؟

جواب: عام مُسافروں کے سیٹوں پر بیٹھ جانے کی صورت میں اگر ہوسکے تو اِیثار کی نیت سے انہیں بیٹھا رہنے دیجیے اور ساتھ ہی بتا بھی دیجیے کہ یہ نِشَستیں ہماری بُک کی ہوئی ہیں لیکن کوئی بات نہیں آپ تشریف رکھیے۔ آپ کے حُسنِ اَخلاق اور جَذبۂ اِیثار کے نتیجے میں وہ کافی حَد تک دعوتِ اسلامی سے مُتاثر ہو جائیں گے۔ اب دَورانِ سفر دَرس و بیان اور اِنفرادی کوشش کا سِلسِلہ جاری رکھیے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو جائیں گے۔ اگر مَدَنی ماحول سے وابستہ نہ بھی ہوئے تب بھی آپ دِل بَرداشتہ ہونے کے بجائے اِیثار کے ذَریعے حاصِل ہونے والی فضیلت پر نظر رکھیے۔ چنانچہ نبیوں کے سُلْطان، رَحمتِ عالَمِیَان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ بَخْشِش نشان ہے: جو شخص اُس چیز کو جس کی خود اسے حاجت ہو دوسرے کو دے دے تو اللہ پاک اسے بخش دیتا ہے۔[1]

عورتوں کے اِخْتِلاط، چوری کے ڈر یا کسی اور سبب سے نِشَستیں خالی کروانی ہی پڑ جائیں تو نَرمی سے انہیں کہہ دیجیے، اگر کام نہ بنے تو خود مُسافروں سے اُلجھنے

مدینہ

1 ...... جمع الجوامع، حرف الھمزة، ۳/۳۸۴، حدیث: ۹۵۷۲ دار الکتب العلمیة بیروت

www.dawateislami.net

کے بجائے ریلوے کے عملے کی مُعاونت حاصِل کیجیے۔ ایسے موقع پر خود زور زبردستی کرنا دانشمندی نہیں کہ اس طرح لوگ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے بَدظن ہوں گے لہٰذا ایسی نادانی سے بچنا چاہیے۔

ہے فَلاح و کامرانی نَرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

چلتی ریل گاڑی پر سوار ہونا

سُوال: اسٹیشن پر شُرکائے سفر کھانے پینے اور دِیگر کاموں میں مَصروف ہو جاتے ہیں اور پھر ریل گاڑی کے چلنے پر بھاگتے اور بعض تو زنجیر کھینچ کر گاڑی رُکوا دیتے ہیں، انہیں کس طرح سمجھایا جائے؟

جواب: چلتی ریل گاڑی پر سوار ہونا جان لیوا حادثے کا سبب بن سکتا ہے، یوں ہی زنجیر کھینچ کر گاڑی رُکوانا دوسرے مسافروں کو اَذِیَّت میں مبتلا کرنا ہے لہٰذا ہر اس کام سے بچنے کی کوشش کیجیے جس میں اپنی یا دوسروں کی اِیذا کا اَندیشہ ہو۔ ذِمَّہ داران کو چاہیے کہ بارہ بارہ اسلامی بھائیوں پر ایک سُلجھے ہوئے مبلغ کو مُتعَیَّن کر دیں جو ان کی تربیت کے ساتھ ساتھ ان کے مَعْمولات پر بھی نظر رکھے۔ نیز ڈویژن و کابینہ سطح کے ذِمَّہ داران اپنے علاقے کے قافلے کے ساتھ سنَّتوں بھرے اِجتماع کے لیے ٹرین میں سفر کریں تاکہ اس قسم کے ناخوشگوار واقعات کے سَدِباب کو یقینی بنایا جاسکے۔

www.dawateislami.net

سواری پر نماز پڑھنے کے اَحکام

سُوال: سواری پر نماز پڑھنے کے اَحکام بھی بیان فرما دیجیے۔

جواب: سواری پر نماز پڑھنے کے چار مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں: (۱) بیرونِ شہر (یعنی وہ جگہ جہاں سے مُسافر پر قَصر کرنا واجب ہوتا ہے) سواری پر (مثلاً چلتی کار، بس، ویگن میں بھی نفل پڑھ سکتا ہے اور اس صورت میں اِستِقبالِ قبلہ یعنی قبلہ رُخ ہونا) شرط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) جس رُخ کو جا رہی ہو اُدھر ہی مُنہ ہو اور اگر اُدھر منہ نہ ہو تو نماز جائز نہیں اور شروع کرتے وقت بھی قبلہ کی طرف مُنہ ہونا شرط نہیں بلکہ سواری (یا گاڑی) جدھر جا رہی ہے اسی طرف مُنہ ہو اور رُکوع و سجود اِشارے سے کرے اور (ضَروری ہے کہ) سجدہ کا اِشارہ بہ نِسبَت رُکوع کے پست ہو۔ (یعنی رُکوع کے لیے جس قدر جھکا، سجدے کے لیے اس سے زیادہ جھکے۔)[1] چلتی ٹرین وغیرہ ایسی سواری جس میں جگہ مل سکتی ہے اس میں قبلہ رُخ ہو کر قاعدہ کے مُطابق نَوافل پڑھنے ہوں گے۔[2]

(۲) گاؤں میں رہنے والا جب گاؤں سے باہر ہو تو سواری (گاڑی) پر نفل پڑھ سکتا ہے۔[3] (۳) بیرونِ شہر سواری پر نماز شروع کی تھی اور پڑھتے پڑھتے شہر

مدینہ

1 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی الصلاۃ علی الدابۃ، ۲/ ۵۸۸ ملخصاً دار المعرفۃ بیروت

2 ...... نماز کے احکام، ص۳۱۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

3 ...... ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی الصلاۃ علی الدابۃ، ۵۸۸/۲ ماخوذاً

www.dawateislami.net

میں داخل ہو گیا تو جب تک گھر نہ پہنچا سواری پر پوری کر سکتا ہے۔[1] (۴) چلتی گاڑی میں بلاعُذرِ شَرعی فرض وسُنَّتِ فجر وتمام واجبات جیسے وتر ونذر اور وہ نفل جس کو توڑ دیا ہو اور سجدۂ تلاوت جبکہ آیتِ سجدہ زمین پر تلاوت کی ہو ادا نہیں کر سکتا اور اگر عُذر کی وجہ سے ہو تو ان سب میں شرط یہ ہے کہ اگر ممکن ہو تو قبلہ رُو کھڑا ہو کر ادا کرے ورنہ جیسے بھی ممکن ہو۔[2]

سفر میں سنتیں پڑھنے کا مسئلہ

سُوال: کیا سفر میں سُنَّتیں مُعاف ہیں؟

جواب: سُنَّتوں میں قصر نہیں بلکہ پوری پڑھی جائیں گی۔ خوف اور رَوارَوی (یعنی گھبراہٹ) کی حالت میں سُنَّتیں مُعاف ہیں اور اَمن کی حالت میں پڑھی جائیں گی۔[3]

قبلہ رُخ معلوم نہ ہو تو نماز کیسے پڑھیں؟

سُوال: سفر میں اگر قبلہ رُخ معلوم نہ ہو تو نماز کیسے پڑھیں؟

جواب: سفر میں اگر قبلہ رُخ معلوم نہ ہو تو مَساجد کی محرابیں یا چاند سورج کے ذَریعے رُخ معلوم کرنے کی کوشش کرے جیسے سورج مغرب میں غُروب ہوتا ہے اور پاک و ہند اور بنگلہ دیش میں قبلہ مغرب کی طرف ہے تو وہ اس کے ذَریعے معلوم کرے یا کوئی مسلمان ہے جو قبلہ رُخ بتا سکے تو اس سے معلوم کرے،

مدینہ

1 ...... درمختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، مطلب فی الصلاۃ علی الدابۃ، ۲/ ۵۸۹-۵۹۰ ملتقطاً

2 ...... درمختار مع ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر و النوافل، ۲/ ۵۹۴ ملخصاً

3 ...... فتاویٰ ھندیہ، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ۱/ ۱۳۹ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

ان میں سے کوئی صورت نہ ہو تو غور کرے کہ قبلہ کس سَمْت میں ہوگا؟ تو اب جس سَمْت کی طرف دِل جمے اُس طرف منہ کر کے نماز پڑھے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مَطْبُوعہ 1250 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' جلد اوّل صَفْحَہ 489 پر ہے: اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شَناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتادے، نہ وہاں مسجدیں مِحْرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا عِلم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تَحَرِّی کرے (یعنی سوچے جدھر قبلہ ہونا دِل پر جمے اُدھر ہی منہ کر کے نماز پڑھے) اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔

قبلہ رُخ کی اِحتیاطیں

سُوال: سفر میں نماز کے عِلاوہ بھی آپ قبلہ رُخ کی اِحتیاطیں فرماتے ہیں؟

جواب: سفر ہو یا حَضَر، نماز میں ہوں یا نماز کے علاوہ ہر حال میں قبلہ کا اَدب واِحترام کرنا چاہیے۔ عام طور پر جو لوگ قبلہ رُخ پاؤں کرنے سے بچتے ہیں، ان کی بھی ایک تعداد ہے جو سفر میں اس کا لحاظ نہیں رکھ پاتی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ جن دِنوں ٹرینوں میں میرا سفر ہوا کرتا تھا میں حَتَّی الْاِمْکان قبلہ رُخ پاؤں پھیلانے سے بچنے کی کوششیں کرتا تھا۔ اِسی طرح اِسْتِنجا کرتے وقت بھی قبلے کو نہ تو منہ کر سکتے ہیں اور نہ ہی پیٹھ، دَورانِ سفر یا کسی کے گھر جانے میں بھی اِس کا لحاظ رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

www.dawateislami.net

وُضو اور تیمم کی کوئی صورت نہ ہو تو...؟

سُوال: اگر دَورانِ سفر پانی نہ ہو اور مٹی بھی ناپاک ہو یا کوئی ایسی چیز نہ ملے جو مٹی کی جنْس سے ہو (جیسے گرد، ریت، پتھر اور مٹی کا فرش وغیرہ) جس سے تیمم کیا جا سکے تو اب نماز کیسے ادا کی جائے؟

جواب: دَورانِ سفر اپنے ساتھ پانی کا گیلن اور کچی مٹی کا بَرتن رکھنا چاہیے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰه عَزَّوَجَلَّ میرا یہ معمول ہے کہ دَورانِ سفر اپنے ساتھ یہ چیزیں رکھتا ہوں تاکہ پانی نہ ملنے یا ختم ہو جانے کی صورت میں تیمم کر کے نماز ادا کی جا سکے۔ بہر حال اگر واقعی وُضو اور تیمم کی کوئی صورت نہ ہو تو بِلانِیّتِ نماز، نماز کے اَرکان ادا کر لیے جائیں اور بعد میں وُضو یا تیمم کر کے اس نماز کو دُہرایا جائے۔ صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اگر کوئی ایسی جگہ ہے کہ نہ پانی ملتا ہے نہ پاک مٹی کہ تیمم کرے تو اسے چاہیے کہ وقتِ نماز میں نماز کی سی صورت بنائے یعنی تمام حرکاتِ نماز بِلانیتِ نماز بجالائے (اور بعد میں وضو یا تیمم کر کے اس نماز کو دہرائے)۔[1]

اِجتماع کے دَوران گھومتے پھرتے رہنا

سُوال: دَورانِ اِجتماع اسلامی بھائیوں کا اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے رہنا یا مَزاراتِ اَولیا پر حاضری دینا اور پھر اِختتامی نِشَست میں شریک ہونا کیسا ہے؟

مــــــــــــــــــــــدینه

1 ...... بہارِ شریعت، ۱/ ۳۵۳، حصّہ: ۲

جواب: اِجتماع کے دَوران اسلامی بھائیوں کا اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے رہنا نفع میں نقصان کے مُتَرادِف ہے۔ مَزاراتِ اَولیا پر حاضِری دینا یقیناً اچھا کام ہے لیکن اگر ہم دَورانِ اِجتماع اِس کام میں مَصْروف ہو گئے تو شُرکائے اِجتماع جیسے آئیں گے ویسے ہی لوٹ کر چلے جائیں گے۔ انہیں وُضو، غُسل، نماز اور دِیگر ضَروری مَسائل کون سکھائے گا؟ دِین کو سیکھنے اور سکھانے کے لیے اِجتماعات کی حاجت ہے اور یہ ہر وقت نہیں ہوتے جبکہ مَزاراتِ اَولیا پر حاضِری کسی بھی وقت دی جا سکتی ہے لٰہذا مَزاراتِ طَیِّبہ پر حاضِری کی تَرکیب اِجتماع سے پہلے یا پھر اِجتماع کے بعد بنائی جائے تاکہ اِجتماع میں آنے کا مقصد بھی پورا ہو اور مَزاراتِ اَولیا کی بَرکتیں بھی نصیب ہوں۔

اَفسوس! صَد کروڑ اَفسوس! آج لوگوں کے دِلوں میں دُنْیَوی عُلُوم و فُنُون حاصِل کرنے اور مال کمانے کی محبت اِس قدر بڑھ چکی ہے کہ عِلمِ دِین حاصِل کرنے اور نیکیاں کمانے کی طرف کسی کی توجہ ہی نہیں اور اب حالت یہ ہے کہ بعض اسکولز اور کالجز وغیرہ میں اِسلامیات کے مضمون کو بھی اَہمیت نہیں دی جاتی۔ آج ہر شخص مال و دولت کمانے کے لیے بیقرار ہے مگر دِین کے لیے وقت دینے کے لیے کوئی تیار نہیں جبکہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَهُمُ اللهُ الْمُبِیْن کے نزدیک عِلمِ دِین کی مجلس میں شرکت کی اَہمیت اِس قدر تھی کہ کچھ بھی ہو جائے وہ کسی بھی صورت علمِ دِین کی مجلس چھوڑنے کے لیے تیار نہ ہوتے یہاں تک

www.dawateislami.net

کہ حضرتِ سَیِّدُنا امام ابو یوسف رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کے صاحبزادے کا جب اِنتقال ہوا تو اس کی تَدْفین کی ذِمَّہ داری پڑوسیوں اور رِشتہ داروں کے حوالے کر کے خود امامِ اعظم ابو حنیفہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کی مجلسِ علم میں حاضِر ہو گئے، اس ڈر سے کہ کہیں استادِ گرامی سے کوئی علمی بات سیکھنے سے رہ گئی تو عمر بھر اس کا اَفسوس دامن گیر رہے گا۔ (1)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے کہ ہمارے بُزرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِیْن کو عِلمِ دِین سیکھنے کا کس قدر شوق ہوتا اور وہ عِلمِ دِین کی مجلس میں حاضِر ہونے کا کیسا اِہتمام فرماتے۔ ہم تو شاید ایسا نہ کر پائیں بلکہ اگر کوئی جذبات میں آ کر ایسا کر بھی لے تو لوگ باتیں بنائیں گے تو کم از کم اِجتماع کے دَوران اِدھر اُدھر گھومنے پھرنے کے بجائے اوّل تا آخر سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کر کے ڈھیروں بَرَکتیں حاصِل کریں۔ یاد رکھیے! موقع ملنے کے باوجود اپنے آپ کو عِلمِ دِین سیکھنے سے محروم رکھنا بروزِ قِیامت حَسرت و ندامت کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ خَلْق کے رہبر، شافِعِ محشر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: سب سے زیادہ حَسرت قیامت کے دِن اُس شخص کو ہو گی جسے دُنیا میں طَلبِ عِلم کا موقع مِلا مگر اس نے طَلب نہیں کیا۔ (2)

مدینہ

1 ...... مناقب امام اعظم للکردری، الجزء: ۲، ص ۲۱۵ کوئٹہ

2 ...... تاریخ ابن عساکر، محمد بن أحمد بن محمد بن جعفر، ۵۱ / ۱۳۸ دار الفکر بیروت

www.dawateislami.net

شہا! ایسا جذبہ پاؤں کہ میں خوب سیکھ جاؤں
تِری سُنَّتیں سِکھانا مَدَنی مدینے والے (وسائلِ بخشش)

اسلامی بہنوں کی اِجتماع گاہ میں جانا

سُوال: سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی آخری نِشَسْت اِسلامی بہنوں کے لیے مختلف مقامات پر ریلے ہوتی ہے۔ اگر کسی کو اِجتماع گاہ دُور ہو تو کیا وہ اسلامی بہنوں کے اِس اِجتماع کے قریب اِسلامی بھائیوں کے ساتھ جمع ہو کر بیان سُن سکتا ہے؟

جواب: اِسلامی بھائیوں کو اسلامی بہنوں کی اِجتماع گاہ کے قریب ہر گز نہیں جانا چاہیے کہ وہاں جانا گویا شیطان کو اُنگلی پکڑوانا اور فتنے کو گلے لگانا ہے۔ نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم عَلَیْہِ اَفْضَلُ الصَّلٰوۃِ وَالتَّسْلِیْم کا فرمانِ عظیم ہے: میں نے اپنے پیچھے مَردوں پر زیادہ مُضِر (یعنی نقصان دہ) فتنہ عورتوں سے بڑھ کر کوئی نہ چھوڑا۔[1] اسلامی بہنوں کی اِجتماع گاہ میں جانے والا لاکھ اِحتیاط کرلے پھر بھی عورتوں کی چادروں پر نظر پڑنے کا اَندیشہ تو رہے گا اور یہ بھی خطرے سے خالی نہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن زِیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: اپنی نظر کو عورت کی چادر پر بھی نہ ڈالو کیونکہ نظر دِل میں شَہوت پیدا کرتی ہے۔[2]

یاد رکھیے! فقط اِجتماع کی آخری نِشَسْت میں شرکت کر لینے کا نام اِجتماع نہیں بلکہ

مدینہ

1 ...... بخاری، کتاب النکاح، باب ما یتقی من شؤم المرأۃ، ۳/۴۳۱، حدیث: ۵۰۹۶ دار الکتب العلمیۃ بیروت

2 ...... حلیۃ الاولیا، العلاء بن زیاد، ۲/ ۲۷۷، رقم: ۲۲۱۷ دار الکتب العلمیۃ بیروت

www.dawateislami.net

سُنّتوں بھرا اِجتماع تین روزہ بھی ہوتا ہے اس کی بَرکتیں اور ثواب صحیح معنوں میں وہی حاصِل کر سکتا ہے جو راہِ خدا میں اپنا مال خرچ کر کے، سفر کی صُعُوبَتیں بَرداشت کرتے ہوئے تینوں دِن وہاں شرکت کرے۔ اسلامی بہنوں کی اِجتماع گاہ میں آخری نِشَست میں حاضِر ہو کر دِل کو مَنا لینا یہ ہر گز دُرُست نہیں اور نہ ہی شَرعی مَصْلَحتوں کے مُطابِق ہے۔ بہارِ شریعت میں ہے: "دَرْءُ الْمَفَاسِدِ اَوْلٰی مِنْ جَلْبِ الْمَصَالِحِ یعنی خَرابیوں کو دُور کرنا زیادہ بہتر ہے حصولِ منافع سے۔" پس جب مَفاسِد (یعنی خرابیوں) اور مَصالِح (یعنی اچھائیوں) میں تَضاد (یعنی مخالفت) واقع ہو تو مَصالِح کو تَرک کر کے مَفاسِد کو دُور کیا جائے گا (یعنی خرابیاں دُور کرنے کے لیے بعض اچھے کام چھوڑ دیئے جائیں گے) کیونکہ شریعتِ مُطَہَّرہ کی توجہ مُحَرَّمات و مَمْنُوعات و مَفاسِد کو دُور کرنے میں زیادہ سخت ہے بہ نسبت مامُورات و مَصالِح کو بَروئے کار لانے کے (یعنی شریعت میں وہ کام جو حرام یا ممنوع ہیں یا ان میں خرابیاں ہیں ان کو چھوڑنا زیادہ اَہم ہیں دِیگر نیکیاں کرنے کے مقابلے میں)۔[1] لہٰذا آخری نِشَست میں شرکت کرنے سے اگرچہ کچھ نہ کچھ منافع حاصِل ہوں گے لیکن عورتوں سے اِخْتِلاط کے سبب پیدا ہونے والے فساد کی وجہ سے اب وہاں جانے کی ممانعت ہو گی۔

سُن لو شیطاں نے ہر سُو شہوت کا
خوب پھیلا کے جال رکھا ہے (وسائلِ بخشش)

مدینہ

1 ...... بہارِ شریعت، ۳/ ۱۰۸۲، حِصّہ: ۱۹

www.dawateislami.net

اِجتماعات میں حاضری کی اَہمیت

سُوال: ”جب مَدَنی چینل وغیرہ کے ذَریعے گھر بیٹھے ہی اِجتماع میں ہونے والے بیانات سُننا ممکن ہے تو پھر اِس قدر مَشَقَّتیں جھیل کر اِجتماع گاہ کیوں جائیں؟“ ایسا کہنا کیسا ہے؟

جواب: گھر بیٹھے بٹھائے اِجتماع میں ہونے والے بیانات اگرچہ سُننا ممکن ہے مگر اِجتماع میں حاضِر ہو کر سُننے کے جو فَضائل و بَرَکات ہیں وہ گھر بیٹھ کر سُننے سے کبھی حاصِل نہیں ہو سکتے مثلاً اِجتماع کے لیے عِلمِ دِین سیکھنے کی نیت سے سفر کرنے کے فَضائل، راہِ خدا میں مال خرچ کرنے کا ثواب، دَورانِ سفر پیش آنے والی تکالیف پر صبر کرنے کا اَجر، نیک لوگوں کی صُحبت اور ان کے قُرب کی بَرکتیں وغیرہ وغیرہ بہت سے ایسے اُمور ہیں جو گھر بیٹھے بٹھائے حاصِل نہیں ہو سکتے لہٰذا اِجتماع میں اوّل تا آخر شرکت کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ اگر ہر شخص یہ سوچ کر کہ ”گھر بیٹھے بٹھائے اِجتماع سُننا اور ثواب حاصِل کرنا ممکن ہے یا میرے اِجتماع میں نہ جانے سے کیا فَرق پڑتا ہے“ اِجتماع میں نہ جائے تو پھر اِجتماع کیسے ہو گا، ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کیسے ہو گی؟

یاد رکھیے! گھر میں بیٹھ کر اِجتماع سُننے سے اگرچہ ثواب مِل جاتا ہے مگر اس کا مَطلب ہرگز یہ نہیں کہ اب اِجتماع میں جانا ہی چھوڑ دیا جائے، اِجتماع میں جانا اور اس کی بَرکتیں پانا اپنی جگہ مُسَلَّم (یعنی تسلیم شُدہ) ہے اس کا مقابلہ گھر میں بیٹھ کر

www.dawateislami.net

سُننے والے سے نہیں ہو سکتا جیسا کہ حدیثِ پاک میں ہے: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے صبح اور شام سو سو بار سُبْحٰنَ اللہ پڑھے تو وہ 100 حج کرنے والے کی طرح ہے۔[1] اب اِس حدیثِ پاک کا یہ مَطلب نہیں کہ صبح و شام سو سو بار یہ تسبیح پڑھ لیں اور حج کرنا چھوڑ دیں۔ چنانچہ اِس حدیثِ پاک کی شَرح بیان کرتے ہوئے مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حج کا ثواب مِلنا اور ہے، حج کی ادا کچھ اور، یہاں ثواب کا ذِکر ہے نہ کہ اَدائے حج کا، جیسے اَطِبّاء کہتے ہیں کہ "ایک گرم کئے ہوئے مُنَقّٰی (یعنی ایک قسم کی بڑی کشمش) میں ایک روٹی کی طاقت ہے" مگر پیٹ روٹی ہی سے بھرتا ہے، کوئی شخص دو وقت تین تین مُنَقّٰے کھا کر زندگی نہیں گزار سکتا۔ واقعی اِن تسبیحوں (یعنی سُبْحٰنَ اللہ صبح و شام سو سو بار پڑھنے) میں اتنا ہی ثواب ہے مگر حج ادا کرنے ہی سے ہوں گے۔[2]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بعض چیزیں ایک خاص ماحول میں رہ کر ہی حاصِل ہو سکتی ہیں، اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ اسکولز، کالجز اور یونیورسٹیز وغیرہ تعلیمی اِدارے کھولنے کی کیا ضَرورت تھی، ہر ایک گھر پر ہی کتابیں پڑھ کر ڈاکٹر، اِنجنیئر یا پروفیسر بن جاتا۔ دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں حاضِر ہو کر جو

مدینہ

1 ترمذی، کتاب الدعوات، باب(ت: ۶۳)، ۵/ ۲۸۸، حدیث: ۳۴۸۲ دار الفکر بیروت

2 مِراٰۃ المناجیح، ۳/ ۳۴۶ ضیاء القرآن پبلی کیشنز مرکز الاولیا لاہور

www.dawateislami.net

رِقّت اور سوز و گداز حاصِل ہوتا ہے وہ گھر بیٹھے اِنٹر نیٹ ،مَدَنی چینل اور دِیگر ذَرائع سے سُننے والوں کو نصیب نہیں ہوتا۔ اِنٹر نیٹ کے ذَریعے سُننے والوں کی ایک تعداد آپس میں گفتگو (Chatting) میں مَصْروف ہوتی ہے،اِسی طرح مَدَنی چینل دیکھنے والے بھی آواز Mute (بند) کر دیتے ہوں تو کیا تعجب! ظاہر ہے اس طرح رِقّت و دِلجمعی تو کیا ملے گی، اُلٹا بیان بھی کچھ کا کچھ سمجھ آئے گا اور یوں اِجتماع کا سارا مقصد ہی فوت ہو جائے گا لہٰذا جو اسلامی بھائی اِجتماع میں جانے کی قدرت رکھتے ہیں وہ ضَرور پابندیٔ وقت کے ساتھ اَوَّل تا آخر اِجتماع میں شِرکت کر کے اِس کی بَرَکتیں لوٹیں اور جو کسی مجبوری کے سبب شِرکت نہ کر سکیں تو وہ جیسے ممکن ہو اِجتماع سُن لیں۔

خصوصی نِشَسْت کو نشر کرنا

سُوال: ٹیلی فون، اِنٹر نیٹ یا مَدَنی چینل پر بیان نَشْر (Telecast یا Relay) کرنے میں کیا حکمت ہے؟

جواب: ٹیلی فون، اِنٹر نیٹ یا مَدَنی چینل پر بیان نَشْر (Telecast یا Relay) کرنے کی بہت سی حِکمتیں ہیں۔ جن میں سے ایک حِکمت یہ ہے کہ جو اسلامی بھائی کسی وجہ سے اِجتماعات میں شِرکت نہیں کر سکتے ان کی اور اسلامی بہنوں کی اِصلاح کا سامان ہو سکے اور اس میں ہونے والے سُنَّتوں بھرے بیانات کی بَرَکتوں سے محروم نہ رہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں کی تعداد میں اسلامی بھائی اور اسلامی

بہنیں ان نَشر (Relay) ہونے والے بیانات سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے بلکہ مَدَنی چینل کے ذَریعے یہ تعداد لاکھوں تک پہنچ جاتی ہو گی۔ کئی شہروں اور ملکوں میں مختلف مقامات پر جمع ہو کر بیان سُنتے اور اپنی اِصلاح کا سامان بھی کرتے ہیں چنانچہ اِس ضِمن میں ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ کیجیے:

بابُ المدینہ (کراچی) کی ایک اسلامی بہن کے حَلْفِیہ بیان کا خُلاصہ کچھ یوں ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارا گھرانہ اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے ایک عظیمُ المَرتبت خلیفہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی اولاد سے ہے۔ وہ خَلیفۂ مکرّم میری والِدۂ محترمہ کے ناناجان تھے اور ہمارے تمام اہلِ خانہ اُنہیں کے دَستِ مبارک پر بیعت تھے۔ ان سے بیعت کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ سیّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کی مَحبّت وعقیدت رگ وپے میں سَرایَت کیے ہوئے تھی، لیکن عملی زندگی میں ہماری مثال کَورے کاغذ کی سی تھی بِالْخُصُوص نمازوں کی پابندی سے مَحْرومی تھی نیز فیشن پَرستی اور گانے باجے سُننے کی نَحُوسَت چھائی تھی، غُصّہ اور چڑچڑاپن ہماری عادتِ ثانیہ تھی۔ میرے پھوپھی زاد بھائی (جو دعوتِ اسلامی کے مشکبار مَدَنی ماحول سے وابستہ تھے انہوں) نے اِنفرادی کوشش کرتے ہوئے میرے بھائی جان کو دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اِجتماع میں شِرکت کی نہ صِرف دعوت دی بلکہ اپنے ساتھ لے جانا شروع کر دیا۔ بھائی جان سُنّتوں بھرے اِجتماع سے واپسی پر اِجتماع کی رُوداد

www.dawateislami.net

سُناتے جس میں سَیِّدی اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت کا ذِکرِ خیر سُننے کو ملتا جس کی وجہ سے مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے اَپنائیت محسوس ہونے لگی۔ اسی اَپنائیت نے مجھے پہلی بار 1985ء کے سالانہ سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی خُصُوصی نِشَسْت میں شِرکت پر اُبھارا چُنانچِہ میں بھی اسلامی بہنوں کے ساتھ اِجتماع میں شَریک ہوئی جہاں ہم نے پَردے میں رہ کر سُنَّتوں بھرے اِجتماع میں ہونے والا بیان سُنا اور رِقَّت انگیز دُعا مانگی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اسی اِجتماع میں شِرکت کی بَرَکت سے مجھے گناہوں سے توبہ کرنے کی سعادت اور فِکرِ آخرت نصیب ہوئی۔ اِس پر اِسْتِقامت پانے کے لیے میں نے مَدَنی اِنعامات پر عمل کرنا شُروع کر دیا۔ مَدَنی اِنعامات کی بَرَکت سے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مجھے چل مدینہ کی سعادت بھی نصیب ہو گئی۔ (1)

دوسری حِکمت یہ ہے کہ اِن سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں لوگوں کو جمع کرنے سے جہاں ان کی اِصلاح ہوتی ہے وہاں انہیں ایک روحانی ماحول بھی نصیب ہوتا

---

(1) شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنَّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے قافلے کے ساتھ حج و زیارتِ مدینہ کی سعادت سے مُشرَّف ہونے کو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں "چل مدینہ" کہا جاتا ہے۔ چونکہ عورت کے لیے شَرعی سفر میں محرم کا ساتھ ہونا ضروری ہے، اس لیے اَمیرِ اہلسنَّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے ساتھ چل مدینہ کی سعادت پانے والی اسلامی بہنوں کے ساتھ ان کے محارم بھی ہوتے اور اسلامی بہنیں الگ مکمل پَردے میں ہوتی تھیں۔ (شعبہ فیضان مَدَنی مذاکرہ)

www.dawateislami.net

ہے جس سے آپس میں اِتحاد اور یکجہتی پیدا ہوتی ہے اِسی سبب سے اِسلام نے اپنے ماننے والوں کو فریضۂ حج کی اَدائیگی کے ذَریعے ایک ایسا اِنقلابی ماحول فَراہم کیا ہے جس کی مِثال دُنیا کی کسی قوم میں نہیں ملتی۔

بہرحال دعوتِ اسلامی کے سُنَّتوں بھرے اِجتماعات میں حاضِری کی سعادت ہو یا اِنٹرنیٹ، مَدَنی چینل وغیرہ کے ذَریعے خُصُوصی نِشَسْت میں شرکت ان میں فائدہ ہی فائدہ ہے کہ لوگ اِن اِجتماعات میں شرکت کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہوتے ہیں اور فی زمانہ دعوتِ اسلامی کا مَدَنی ماحول کسی نعمتِ عُظْمٰی سے کم نہیں، اس مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہزاروں لاکھوں لوگوں کی زندگیوں میں مَدَنی اِنْقِلاب بَرپا ہوا ہے اور وہ اپنے گناہوں سے تائِب ہو کر نمازی اور سُنَّتوں کے عادی بن گئے ہیں۔

تُو آ بے نَمازی، ہے دیتا نمازی
خدا کے کرم سے بنا مَدَنی ماحول
گر آئے شرابی مٹے ہر خرابی
چڑھائے گا ایسا نشہ مَدَنی ماحول (وسائلِ بخشش)

کسی کو خوش کرنے کے لیے مَدَنی کام کرنا

سُوال: اپنے پیر و مُرشد یا ذِمَّہ داران کو خوش کرنے کے لیے مَدَنی کام کرنا کیا اِخلاص

www.dawateislami.net

کے مُنافی ہے؟

جواب: اَعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے اگر کسی نے محض لوگوں کو دِکھانے، اپنی واہ وا کروانے، دوسروں کی نظروں میں اپنا مقام و مرتبہ بڑھانے اور تحائف وغیرہ پانے کی نیت سے کوئی اچھا کام کیا تو ظاہر ہے کہ یہ رِیاکاری اور حُبِّ جاہ ہے جو کہ اِخلاص کے قطعاً مُنافی ہے۔ رِیاکاری کی تعریف کرتے ہوئے حضرتِ سَیِّدُنا امام اِبنِ حَجَر ہیتمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔ گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اسے نیک آدمی سمجھیں یا اس کی تعریف کریں۔[1]

ہاں! اگر کوئی اپنے پیر و مُرشد، ذِمَّہ داران یا کسی بھی مومن کے دِل میں خوشی ڈالنے کے لیے کوئی اچھا کام کرے اور مقصود ان سے دُعائیں لینا یا انہیں خوش کر کے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا حاصِل کرنا ہو تو یہ اِخلاص کے مُنافی نہیں بلکہ حدیثِ پاک میں مسلمان کا دِل خوش کرنے پر جنَّت کی بشارت عطا فرمائی گئی ہے۔ چنانچہ نبیِّ رحمت، مالکِ کوثر و جنت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جو میرے کسی اُمَّتی کی حاجت اس لیے پوری کر دے تاکہ وہ اُمَّتی اس سے خوش ہو جائے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے

مدینہ

1 ...... الزواجر عن اقتراف الکبائر، الباب الاول فی الکبائر الباطنیۃ وما یتبعھا، ۸۶/۱ دار المعرفۃ بیروت

www.dawateislami.net

خوش کیا، اس نے اللہ پاک کو خوش کیا اور جس نے اللہ پاک کو خوش کیا، اللہ پاک اسے جنت میں داخِل فرمائے گا۔[1]

اِس حدیثِ پاک کے تحت مشہور مُفَسِّر، حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: نیک عمل سے مؤمن کو راضی کرنے اور مؤمن کی رضا کے ذَریعہ حضور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو راضی کرنے کی نیت کرنا شرک نہیں رِیا نہیں بالکل جائز ہے جبکہ اپنی ناموو اور ناموری مقصود نہ ہو۔[2] لہٰذا مَدَنی کاموں میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رضا و خوشنودی حاصِل کرنے کی نیت کے ساتھ ساتھ اپنے پیر و مُرشِد، ذِمَّہ داران اور مومنین کے دِلوں میں خوشی ڈالنے کی نیت کی جاسکتی ہے۔

سدا پیر و مُرشد رہیں مجھ سے راضی
کبھی بھی نہ ہوں یہ خفا یاالٰہی (وسائلِ بخشش)

اِجتماع کی خُصُوصی ٹرین کے حوالے سے 6 مَدَنی پھول

سُوال: سُنَّتوں بھرے اِجتماع کیلئے مختلف شہروں سے چلائی جانے والی خُصُوصی ٹرینوں کے حوالے سے ذِمَّہ داران کیلئے کچھ مَدَنی پھول اِرشاد فرمادیجئے۔

جواب: سُنَّتوں بھرے اِجتماع کیلئے مختلف شہروں سے چلائی جانے والی خُصُوصی ٹرینوں

مدینہ

1. شعب الایمان، باب فی التعاون علی البر و التقوی، ۶/ ۱۱۵، حدیث: ۷۶۵۳ دار الکتب العلمیۃ بیروت
2. مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۸۱

www.dawateislami.net

کے حوالے سے ذِمّہ داران اسلامی بھائیوں کیلئے 6 مَدَنی پھول پیشِ خدمت ہیں:
(1) جتنی نِشَستیں مَخْصُوص کروا کر ان کے پیسے ادا کئے ہیں ان سے زائد ایک بھی اسلامی بھائی مُفت مَت بٹھایئے ورنہ گنہگار ہوں گے۔(2) اِنتِظامیہ سے آنے جانے کا جو وَقت طے کیا ہوا ہے اُس میں آپ کی طرف سے ہر گز کوتاہی نہیں ہونی چاہیے، تاخیر سے نِظام مُتاثر ہوتا اور مذہبی لوگوں کی بھی بدنامی ہوتی ہے۔ اگر کسی کا اِنتِظار کئے بِغیر طے شُدہ وَقت پر ٹرین چل پڑی اور بعض عادی سُست اَفراد سُوار ہونے سے رہ بھی گئے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آئندہ کیلئے عوام و اِنتِظامیہ دونوں میں ذِمّہ دار اسلامی بھائیوں کا اِعْتِماد بحال ہو جائے گا اور ساری ترکیب مدینہ مدینہ ہو جائے گی۔ جی ہاں عوام کا اِعْتِماد بحال کرنا بھی ضَروری ہے کہ اِعلان کئے ہوئے وَقت پر ٹرین چلوانے میں تنظیمی ذِمّہ داران کی طرف سے کوتاہی ہو گی تو جو اِعلان پر بھروسا کر کے وَقت کے مطابِق آئے ہوں گے وہ بَدْظن ہوں گے، نیز یہ بھی اِمکان ہے کہ وہ غیبتوں اور بَدگمانیوں کے گناہوں میں پڑیں، آئندہ آنے ہی سے کترائیں یا خود بھی تاخیر سے آنے کے عادی بن جائیں اور نتیجۃً سُنّتوں بھری مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کی بَدْنامی کے اَسباب بنیں۔ ہمیشہ ہر مُعاملے میں وَقت وُہی دینا چاہیے جس کو نبھانا ممکن ہو اور پھر اُس کی پابندی کروانے میں بھرپور کوشش کرنی چاہیے۔(3) دَورانِ سفر پلیٹ فارم پر نَمازیں پڑھنے میں بھی اتنا زیادہ وَقت نہ لگایئے کہ ٹرین کا عملہ بَدْظن ہو اور

www.dawateislami.net

گناہوں بھری، توہین آمیز اور دِل آزار بخشیں چھیڑیں۔(4) ٹرین کی چھت یا فُٹ بورڈ پر ہرگز کوئی سفر نہ کرے کہ قانون شکنی کے ساتھ ساتھ جان کا بھی خطرہ ہے۔(5) طویل سفر اور اسلامی بھائیوں کی کثرت کے سبب بے شک صَبر آزما مَراحِل دَرپیش ہوتے ہوں گے، مگر ہر حال میں ٹرین کے عملے کے ساتھ نرمی نرمی اور صرف نرمی سے ترکیب بنایئے وَرنہ بداَخلاقیوں، دِل آزاریوں، بدنامیوں اور بد اِنتظامیوں کا سلسلہ رہے گا۔ (6) بِالفرض ٹرین کے عملے نے زِیادَتی کی ہو، تب بھی آپ ہرگز "اینٹ کا جواب پتّھر سے" مَت دیجئے کہ نَجاست کو نَجاست سے نہیں پانی سے پاک کیا جاتا ہے۔ صَبر و تحمّل سے کام لیجئے اور حِکمتِ عملی کے ساتھ مَسائل کا حَل نکالئے۔ بپھر کر گالیاں سُنانا، پتّھر بَرسانا، توڑ پھوڑ مچانا، حکومَتی اَملاک جلانا، گاڑیوں کو آگ لگانا وغیرہ وغیرہ اَفعال سَراسَر جہالت، پَرلے دَرَجے کی حماقت اور خِلافِ شریعت و سُنَّت، حرام اور جہنَّم میں لے جانے والے کام ہیں۔ اعلیٰ حضرت عَلَیْہِ رَحْمَۃُ رَبِّ الْعِزَّت فِقہ کا ایک اُصول بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اَلْمُنْکَرُ لَا یُزَالُ بِمُنْکَرٍ یعنی گناہ کا اِزالہ گناہ سے نہیں ہوتا۔ (1)

کیا دُنیوی قانون پر عمل کرنا ضَروری ہے؟

سُوال: کیا دُنیوی قانون پر عمل کرنا ضَروری ہے؟

---

1 ...... فتاویٰ رضویہ، ۲۳ / ۶۳۹

www.dawateislami.net

جواب: وہ دُنیوی قانون جو خلافِ شَریعت نہ ہو اُس پر عمل کرنا ضَروری ہے کیونکہ عمل نہ کرتے ہوئے پکڑے جانے کی صورت میں ذِلّت اُٹھانے، جھوٹ بولنے یا رِشوت وغیرہ کے گناہوں میں پڑنے کا اَندیشہ ہے۔ فتاویٰ رضویہ جلد 29 صَفْحَہ 93 پر ہے: کسی جُرمِ قانونی کا اِرْتِکاب کر کے اپنے آپ کو ذِلّت پر پیش کرنا بھی منع ہے، حدیث میں ہے: جو شخص بِغیر کسی مجبوری کے اپنے آپ کو بخوشی ذِلّت پر پیش کرے وہ ہم میں سے نہیں۔[1]

ضَمانت ضَبْط کر لینا کیسا؟

سُوال: بس، کوچ یا ویگن بُک کرواتے وقت یہ طے کرنا کیسا ہے کہ اگر ہم نے بکنگ کینسل کروائی تو ہماری پیشگی جمع کروائی ہوئی رقم تم ضَبْط کر لینا اور اگر تم نے (یعنی گاڑی والے نے) بکنگ مَنْسُوخ کی تو دُگنی رقم (یعنی جو رَقم ہم نے دی تھی وہ بھی اور اُتنی ہی مزید) واپس دینی ہو گی؟

جواب: گاڑی والے کی طرف سے مَنْسُوخی کی صورت میں جمع کردہ ضمانت سے دُگنی رقم نہیں لے سکتے کیونکہ یہ تَعزِیر بِالْمال یعنی مالی جُرمانہ ہے اور مالی جُرمانہ ناجائز ہے۔ فُقَہائے کرام رَحِمَهُمُ اللهُ السَّلَام فرماتے ہیں: مذہبِ صحیح کے مطابِق مالی جُرمانہ نہیں لیا جا سکتا۔[2] گاڑی والے کو بھی چاہئے کہ بطورِ ضَمانت لی ہوئی رقم

مدینہ

1 ...... معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۱۴۷، حدیث: ۴۷۱ دار الکتب العلمیة بیروت

2 ...... البحر الرائق، کتاب الحدود، باب حد قذف، فصل فی التعزیر، ۶۸/۵ کوئٹہ

www.dawateislami.net

لوٹا دے، اگر رکھ لے گا تو گنہگار ہو گا۔

دو طرفہ کرائے کی گاڑی کیلئے اِحتیاطیں

سُوال: سُنَّتوں بھرے اِجتماع وغیرہ کیلئے بس یا ویگن دو طرفہ کرائے پر لینے کی صورت میں واپسی میں دیر ہو جانے پر گاڑی والا ناراض نہ ہو اِس کے لئے کیا کیا اِحتیاطیں کرنی چاہئیں؟

جواب: آنے جانے کا وقت گھڑی کے مُطابق طے کر لیجئے اور وَقت وُہی طے کیجئے جس کو آپ نبھا سکیں تاکہ طے شُدہ وقت سے تاخیر نہ ہو۔ یہ شکایت فُضُول ہے کہ اسلامی بھائی وقت پر نہیں پہنچتے! اسلامی بھائیوں کی عادَتیں کس نے خراب کیں؟ کیا یہ معمول کی بسوں اور ٹرینوں میں بھی دیر سے پہنچتے ہوں گے! ہرگز نہیں، وہاں تو شاید وَقت سے پہلے ہی پہنچ جاتے ہوں گے! تو آخر سُنَّتوں بھرے اِجتماع کی بسوں کیلئے ہی تاخیر سے کیوں آتے ہیں؟ بات دَراصل یہ ہے کہ بعض نادان ذِمَّہ داران خود کوتاہیاں کرتے، اِس کا اُس کا اِنتظار کرتے اور کبھی اپنا اِنتظار کرواتے ہیں، اِس طرح تاخیر کا مَرض بڑھتا چلا جاتا ہے۔ ہونا یہی چاہئے کہ جو آئے آئے، نہیں آئے نہیں آئے، ذِمَّہ داران بِغیر کسی کا اِنتظار کئے بسیں چلوا دیں، ایسا کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ماتحتوں کا ذِہن خود ہی بن جائے گا۔ ہاں پانچ سات مِنَٹ کی تاخیر جو کہ گاڑی والے نیز وقت پر آ جانے والے اسلامی بھائیوں پر گِراں نہ ہو تو حَرَج نہیں۔

www.dawateislami.net

خُصُوصاً بڑے اِجتماعات کے اِخْتِتام میں دَیر سَوَیر ہو جاتی ہے، پھر واپَسی میں بِھیڑ کی وجہ سے بھی بعض اَوقات بس تک پہنچتے پہنچتے تاخیر ہو جاتی ہے۔ لہٰذا پہلے ہی سے اَندازہ لگا کر ایک آدھ گھنٹہ زِیادہ وَقت طے کر لینا مناسِب ہے۔ مثلاً 10 بجے اجتِماع سے فارِغ ہو جاتے ہیں تو 11 بجے تک کا وقت طے کر لیا جائے اور گاڑی والے سے دَرخواست کر دی جائے کہ ہو سکتا ہے ہم جلد آ جائیں، اگر مُناسِب سمجھیں تو بس چلا دیجئے اور اگر نہ چلانا چاہیں تو کوئی بات نہیں ہم 11 بجے تک اِنتظار کر لیں گے۔ اِس طرح کی تَرکیب بنانے سے اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کافی آسانی رہے گی۔

طے شُدہ سے زائد سُواری بِٹھانا

سُوال: پوری بس کرائے پر بُک کروائی اور طے ہوا کہ 40 سُواریاں بٹھائیں گے۔ مگر روانگی کے وَقت 41 اِسلامی بھائی ہو گئے کیا کریں؟

جواب: صَدْرُ الشَّرِیعہ، بَدْرُ الطَّرِیقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اِس باب میں قاعِدۂ کلیہ (یعنی اُصول) یہ ہے کہ عَقد (یعنی سودا طے کرنے) کے ذَرِیعے سے جب کسی خاص مَنْفَعَت کا اِسْتِحقاق (یعنی مخصوص فائدہ حاصِل کرنے کا حق حاصِل) ہو تو وہ (فائدہ) یا اس کی مِثل (یعنی اُس کے جیسا) یا اُس سے کم دَرَجہ کا (فائدہ) حاصِل کرنا، جائز ہے اور زیادہ حاصِل کرنا جائز نہیں۔[1] اس

مدینہ

1 بہارِ شریعت، ۳/ ۱۳۰، حصہ: ۱۴

www.dawateislami.net

فقہی جُزیئے کی روشنی میں معلوم ہوا کہ طے شُدہ یا اِس سے کم سُواریاں بٹھانی جائز اور ایک بھی زائد بٹھانی ناجائز۔ ہاں جہاں یہ عُرف ہو کہ طے شُدہ سُواریوں سے دو چار زائد ہو جانے پر اِعتراض نہیں ہوتا وہاں 40 کے بجائے 41 بٹھانے میں حَرَج نہیں۔ ایسے موقع پر آسانی اس میں ہے کہ سُواریوں کی تعداد بتانے کے بجائے پوری گاڑی کی بکنگ کروالی جائے جیسا کہ ہمارے مُلک میں بارات وغیرہ کے لئے مکمَّل بس کی بکنگ ہوتی ہے اور اس میں سُواریوں کی تحدِید (یعنی تعداد کی حد بندی) نہیں ہوتی۔

ٹرین میں بھی طے شُدہ سُواریاں ہی بٹھائیے

سُوال: اگر ٹرین کی پوری بوگی بُک کروالی جائے تو کیا اب ہم اس میں اپنی مَرضی سے جتنی چاہیں سُواریاں بٹھا سکتے ہیں؟

جواب: ایک بوگی بُک کروائی ہو یا پوری ٹرین، جتنی سُواریوں کا قانون ہے اور جتنی سُواریوں کا کِرایہ ادا کیا ہے صِرف اُتنی ہی سُواریاں بٹھا سکتے ہیں۔ طے شُدہ سے زائد ایک بھی سُواری مُفت بٹھائیں گے تو گنہگار اور دوزخ کے حقدار ہوں گے۔[1] اس حوالے سے ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کیسی اِحتیاط فرمایا کرتے اس کی ایک جھلک ملاحظہ کیجیے۔ چنانچہ منقول ہے کہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مبارک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق (کرائے کے) جانور پر سوار تھے کہ کسی

مدینہ

1 ...... چندے کے بارے میں سوال جواب، ص۱۰۶ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

نے عرض کی: "حُضور میرا یہ خط فُلاں تک پہنچا دیجئے گا!" تو آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: "(ٹھہرو) میں سواری کے مالک سے اِجازت لے لوں میں نے جانور کرائے پر لیتے وقت یہ خط لے جانے کی شرط نہیں کی تھی۔" یہ حکایت نقل کرنے کے بعد حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: اے مخاطب (سننے والے)! غور کر حضرتِ سَیِّدُنا عبدُ الله بن مبارک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْخَالِق نے فقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللهُ السَّلَام کے اس قول کی طرف اِلْتِفات نہیں کیا کہ "اس طرح کی اَشیاء میں چشم پوشی سے کام لیا جاتا ہے" بلکہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے تقویٰ اِختیار کیا۔ (1)

❁❁❁❁❁

روزی میں بَرَکت کا بہترین نُسخہ

ایک شخص نے حُضورِ اَقدس صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہو کر اپنی غُربت اور تنگ دَستی کی شکایت کی۔ نبیِّ کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اِرشاد فرمایا: جب تم اپنے گھر میں داخِل ہو تو سلام کرو اگرچہ کوئی بھی نہ ہو، پھر مجھ پر سَلام بھیجو اور ایک بار قُلْ ھُوَ اللهُ شریف پڑھو۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا تو اللہ پاک نے اسے اتنا مالدار کر دیا کہ اس نے اپنے ہمسایوں اور رِشتے داروں میں بھی تقسیم کرنا شروع کر دیا۔

(القول البدیع، الباب الثانی فی ثواب الصلاۃ علی رسول اللہ... الخ، ص ۲۷۳ مؤسسۃ الریان بیروت)

مدینہ

1...... احیاء العلوم، کتاب آداب السفر، الباب الأول فی الآداب من أول النهوض... الخ، ۲/۳۱۸ دار صادر بیروت

www.dawateislami.net

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
دُرُود شریف کی فضیلت	2	اِجتماع کے دَوران گھومتے پھرتے رہنا	18
وقت تنگ ہو تو نماز کیسے ادا کی جائے؟	2	اسلامی بہنوں کی اِجتماع گاہ میں جانا	21
مُخْتَصَر نماز ادا کرنے کا طریقہ	5	اِجتماعات میں حاضری کی اَہمیت	23
نماز قضا ہونے کا اَندیشہ ہو تو رات دیر سے سونا کیسا؟	9	خُصُوصی نِشَسْت کو نشر کرنا	25
نمازِ باجماعت پانے کی چند تَدابیر	10	کسی کو خوش کرنے کے لیے مَدَنی کام کرنا	28
نِشَسْتیں خالی کروانا	13	اِجتماع کی خُصُوصی ٹرین کے حوالے سے 6 مَدَنی پھول	30
چلتی ریل گاڑی پر سوار ہونا	14	کیا دُنیوی قانون پر عمل کرنا ضروری ہے؟	32
سواری پر نماز پڑھنے کے اَحکام	15	ضَمانت ضَبْط کر لینا کیسا؟	33
سفر میں سُنَّتیں پڑھنے کا مسئلہ	16	دو طَرَفہ کرائے کی گاڑی کیلئے اِحتیاطیں	34
قبلہ رُخ معلوم نہ ہو تو نماز کیسے پڑھیں؟	16	طے شُدہ سے زائد سُواری بٹھانا	35
قبلہ رُخ کی اِحتیاطیں	17	ٹرین میں بھی طے شدہ سُواریاں ہی بٹھایئے	36
وُضو اور تیمم کی کوئی صورت نہ ہو تو...؟	18	❋ ❋ ❋	❋

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جمعرات بعد نمازِ مغرب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمائیے ۞ سنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ۞ روزانہ ''**فکرِ مدینہ**'' کے ذریعے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِن شَاءَ اللہ عزوجل۔ اپنی اصلاح کے لیے ''**مَدَنی انعامات**'' پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ''**مَدَنی قافلوں**'' میں سفر کرنا ہے۔ اِن شَاءَ اللہ عزوجل

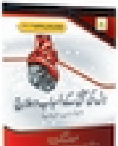

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650 / 1144
Web: www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
Email: feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net